© rasailojaraid.com

مولانا محمد مغیرہ　　　خطیب جامع مسجد احرار ربوہ

رمضان المبارک اخروی کمائی کا مہینہ

فضیلت رمضان:

تمام مخلوق پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو فضیلت دی ہے اور انسانوں میں انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو ممتاز کیا ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام سے ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا مقام و مرتبہ اعلیٰ اور افضل ہے۔ اسی طرح تمام ایام میں جمعہ کو اللہ تعالیٰ نے فضیلت بخشی ہے جبکہ مہینوں میں رمضان المبارک کو سب سے پر فضیلت حاصل ہے

اس کی ایک ایک گھڑی مسلمان کے لئے اخروی اعتبار سے اہم اور قیمتی ہے۔ رمضان المبارک ہر مسلمان کی اخروی کمائی کا مہینہ ہے۔ اس کی پہلی رات کی پہلی ساعت میں ہی شیطان جکڑ دیے جاتے ہیں۔ تاکہ انسان کو اللہ تعالیٰ دربار میں حاضری سے کوئی روکنے والا نہ ہو۔ رمضان المبارک میں خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں۔ اپنی خصوصی رحمت سے گناہ گاروں کو معاف فرماتے ہیں۔ رمضان المبارک میں ایک نفل کا ثواب فرض کے برابر کر دیا جاتا ہے جبکہ ایک فرض ادا کرنے سے ستر فرض کا ثواب نصیب ہوتا ہے۔ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ انسان کا رزق بڑھا دیتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت کرو۔ دو تو ایسی ہیں جن کی کثرت سے اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہوتی ہے اور وہ کلمہ طیبہ اور استغفار ہے۔ اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تم بے نیاز نہیں رہ سکتے اور وہ جنت کا سوال کرنا اور جہنم سے پناہ مانگنا ہے۔ رمضان المبارک میں دو عبادتیں ایسی ہیں جو مسلمان کے لیے ضروری ہیں۔ ایک تو سنت مؤکدہ ہے اور دوسری نمازِ تراویح ہے۔ جس کے بارے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

قام رمضان ایماناً واحتساباً غفرلہ ماتقدم من ذنبہ

جس شخص نے رمضان کی رات میں قیام کیا (تراویح پڑھی) ایمان کے ساتھ ثواب کا یقین کرتے ہوئے تو اسکے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

باجماعت نماز تراویح:

حضور ﷺ نے صحابہ کو صرف تین راتیں تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھائی مگر صحابہ کا اشتیاق دیکھ کر متفکر ہو گئے۔ کہ اس اشتیاق کے سبب تراویح فرض ہی نہ کر دی جائے۔ اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت تک تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے اپنے گھروں میں نماز تراویح ادا کرتے رہے۔ حضرت عمر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے تمام صحابہ سے مشورہ کیا اور اتفاق رائے سے نماز تراویح کے باجماعت بیس رکعات پڑھنے کا اہتمام کیا اور امت کے سب سے بڑے قاری حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا کہ تراویح کی امامت کرائیں۔ نماز تراویح باجماعت پر صحابہ کا اجماع ہونے کے سبب آج تک امت مسلمہ باجماعت بیس رکعت ادا کرتی چلی آرہی ہے۔ جس کا روافض کے بغیر کسی نے آج تک انکار نہیں کیا۔ تراویح کی نماز دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہے یعنی دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے۔ پورے رمضان المبارک میں تراویح کی نماز کے ساتھ کم از کم ایک قرآن ختم کرنا سنت ہے مگر اس بات کا خیال رہے کہ قرآن سنانے والے کو اجرت دینا جائز نہیں۔ گو کہ حفاظ کی کمی نہیں مگر اتفاقاً ایسا حافظ نہ ملے جو بغیر اُجرت لئے قرآن سنائے تو بہتر ہے ایسے شخص کو مقرر کر دیا جائے جو چھوٹی چھوٹی سورتوں کے ساتھ نماز تراویح پڑھادے۔ اس بات کا بھی خیال رہے کہ داڑھی منڈانے یا کترانے والا حافظ یا قاری کہ اسکی داڑھی شریعت کے حکم کے مطابق نہیں ہے تو ایسے شخص کو بھی فرض نماز کی امامت کی طرح تراویح کا امام بنانا جائز نہیں ہے۔ ایسے شخص کی اذان و اقامت بھی مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہے (دوسری عبادت جو مرد و عورت پر فرض ہے وہ روزہ ہے)

روزہ:

رمضان المبارک میں امت محمدیہ پر سابقہ امم کی طرح روزہ فرض کیا گیا ہے۔ روزہ کا لغوی معنیٰ رکنا ہے جبکہ اصطلاح شرع میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک قصداً کھانے پینے اور جماع سے روزہ کی نیت سے اپنے آپ کو روکے رکھنا روزہ کہلاتا ہے۔ روزہ رکھنے کے بے شمار دنیاوی و اُخروی فوائد ہیں۔

اخروی فوائد:

۱) حضور ﷺ نے فرمایا انسان کے ہر عمل کا اجر (کم از کم) دس گنا بڑھا کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ روزہ کے بارے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اسکی جزا دونگا۔ (کیونکہ) بندہ میری وجہ سے اپنی خواہشوں کو اور کھانے پینے کو چھوڑ دیتا ہے۔ (بخاری) عبادتیں تو سبھی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں مگر روزہ کے علاوہ تمام عبادتیں ایسی ہیں جن میں عمل کیا جاتا ہے اور عمل نظروں کے سامنے آجاتا ہے اس لئے اس میں ریاء کا احتمال رہتا ہے مگر روزہ ظاہری فعل نہیں بلکہ ترک فعل ہے۔ صبح سے شام تک روزہ کو حسی طریقہ سے نہیں معلوم کیا جاسکتا۔ اس لئے اس میں ریا کا احتمال ہی نہیں۔ روزہ تو یقیناً وہی رکھے گا جو خوف خدا رکھتا ہو اور روزہ رکھ کر شام تک وہی اس کو باقی رکھے گا جس کو اپنی آخرت یاد ہوگی اور ثواب کا متمنی ہوگا۔ اللہ جل جلالہ نے فرمایا:

الصوم لی وانا اجزی بہ

دوسری تمام عبادتوں کا ثواب فرشتوں کے ذریعہ بندہ کو پہنچتا ہے جبکہ روزہ ایک ایسی چیز ہے جس کا ثواب خود اللہ تعالیٰ عنایت فرمائیں گے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲) حضور ﷺ نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں ایک کا نام ریان ہے۔ اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہونگے۔ ریان کے معنیٰ سیرابی کے ہیں۔ چونکہ روزہ داروں نے بحالت روزہ دنیا میں پیاس کی تکلیف اٹھائی۔ جسکی جزا جنت کی سیرابی ہوگی اس لئے اس دروازہ کا نام ریّان رکھا جس سے صرف روزہ دار جنت میں داخل ہونگے۔

۳) آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے روزہ سفارش کریگا کہ اے بار الٰہ میں نے اس بندہ کو دن میں کھانے پینے اور دوسری خواہشوں سے روک دیا تھا اس لئے میری سفارش اس کے بارے قبول فرمالیجئے۔ چنانچہ روزہ کی سفارش قبول کرلی جائیگی۔

۴) آپ ﷺ نے فرمایا روزہ داروں کے لئے دریاؤں کی مچھلیاں افطار کے وقت تک استغفار کرتی رہتی ہیں۔

دنیاوی منافع:

۱) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

۲) آپ ﷺ نے فرمایا: صومو تصحو۔ روزے رکھو تندرست رہو گے۔

اسی فائدے کو ہی سامنے رکھا جائے تو دنیا میں ایک بڑی نعمت کے حصول میں روزہ معاونت کرتا ہے۔ اور وہ ہے صحت و تندرستی۔ دیکھو نا! لوگ کہتے ہیں بندہ صحت کے ساتھ ہے۔ جوانی ہو یا بڑھاپا، صحت ہے تو سبحان اللہ، وگرنہ زندگی اجیرن ہوجاتی ہے۔ اور بہت سے لوگ تکالیف کے ساتھ مقابلہ نہیں کرسکتے تو زندگی کے خاتمہ کی دعائیں کرتے ہیں۔ ان تکالیف میں گھر جانے سے بہتر ہے کہ آدمی صحت کے حصول میں کوشاں رہے۔ مخبرِ صادق، اللہ کے آخری رسول ﷺ نے سچ فرمایا کہ روزے رکھو تندرست ہوجاؤ گے۔ روزہ سے آخرت بھی سنورے گی اور صحت بھی بہتر ہوجائے گی۔

روزے سے محرومی:

افسوس کہ اکثر تندرست و توانا لوگ رمضان کے آنے پر بہانے خوری کرتے نظر آتے ہیں۔ پورے گیارہ ماہ بالکل فٹ رہتے ہیں مگر رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی بیماری کے بہانے شروع ہوجاتے ہیں۔ اور روزہ نہیں رکھتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت سے محروم ہیں۔ یقیناً ان کو اس بات کا احساس نہیں کہ اس بہانہ سے انہوں نے اپنا کتنا نقصان کیا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا شخص جو کسی عذر شرعی کے بغیر رمضان کا روزہ چھوڑدے تو عمر بھر روزہ رکھنے سے بھی ایک رمضان کے روزہ کی برکات و ثواب کے نقصان کی تلافی نہیں ہوگی۔ (مشکوٰۃ)

حضور ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کا یقین رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اسکے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔'' یہ کتنی بڑی نعمت ہے جس کو صرف بہانہ خوری سے ضائع کیا جارہا ہے۔ بدقسمتی اور کیا ہوتی ہے، اللہ کی رحمت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور نامعلوم کتنے لاتعداد گناہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گاروں کی بخشش ہورہی ہے۔ مگر نادان اور غافل مسلمان ہے اور اسے یقین ہے کہ میری بادشاہی، صحت و توانائی یونہی قائم رہے گی۔ کون ہے مجھے پوچھنے والا، میں سیاہ وسفید کا مالک ہوں۔اور اگر کسی مرحلہ پر احساس ہوگیا تو کہہ دیا اللہ نے ہمیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے، وہ اپنی رحمت سے معاف کردیگا۔ یاد رہے کہ اللہ کے آخری نبی ﷺ کی نافرمانی کائنات کا سب سے بڑا جرم ہے جسکے آپ مرتکب ہو رہے ہیں اور اس جرم پر حضور ﷺ نے انسان کی ہلاکت کی وعید سنائی ہے پھر کیونکر آپ پُرامید ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم ﷺ کی اطاعت کرنے اور ہلاکت سے بچنے کی توفیق بخشے آمین۔

سحری:

چونکہ صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک کچھ بھی کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا نام روزہ ہے اور افطار کے بعد سے صبح صادق تک کھانا پینا جائز ہے مگر صبح صادق سے پہلے قریب قریب کچھ نہ کچھ ضرور کھا پی لینے کا نام سحری ہے لغت میں بھی صبح صادق کے قریب کھانا کھانے کو سحر کہتے ہیں۔ سحری کھانے پر ترغیب دیتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب (یہود و نصاری) کے روزہ کے درمیان سحری کھانے سے فرق ہوتا ہے۔(مسلم)

کہ وہ سحری نہیں کھاتے۔ آپ ﷺ نے سحری کے کھانے کو برکت کا کھانا کہا ہے۔ آپ ﷺ جب کبھی کسی صحابی کو اپنے ساتھ سحری کھانے کے لئے بلاتے تو فرماتے "آؤ برکت کا کھانا کھالو" اور فرمایا "سحری کھا کر روزہ پر قوت حاصل کرو" اور آپ ﷺ نے فرمایا (یہ عمل ایسا مبارک ہے) "کہ سحری کھانے والوں پر اللہ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں"۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کچھ بھی نہ ہو تو ایک چھوہارہ ہی کھالے یا پانی کا ایک گھونٹ پی لے البتہ اس بات کا خیال رہے کہ نہ اتنا کم کھائے کہ ضعف بڑھ کر عبادت کے قابل ہی نہ رہے اور نہ اتنا زیادہ کھائے کہ سارا دن کھٹی ڈکاریں ہی مارتا رہے۔

تنبیہ:

بعض لوگ صبح صادق سے گھنٹہ بلکہ اس سے بھی پہلے سحری سے فارغ ہوجاتے ہیں۔ یہ عمل اچھا نہیں بلکہ جتنا ہوسکے سحری تاخیر سے ہونی چاہیے مگر اتنی بھی تاخیر نہ ہو کہ صبح صادق طلوع ہوجائے اور روزہ کا نقصان ہوجائے یا یہ کہ شک ہوجائے۔

افطار:

غروب آفتاب کے بعد روزہ کا وقت ختم ہوجاتا ہے اس وقت جو کچھ کھایا پیا جائے اسکو افطار کہتے ہیں حضور ﷺ نے کھجور کے ساتھ افطار کرنے کو پسند فرمایا ہے کیونکہ کھجور سراپا برکت کی چیز ہے۔اگر کھجور نہ ملے تو آپ ﷺ نے فرمایا پانی سے افطار کرلو کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔غروب آفتاب کے فوراً بعد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

افطاری کرنا اسلام میں پسند کیا گیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے یعنی غروب آفتاب ہوتے ہی فوراً روزہ افطار کرلیں گے۔ (بخاری)

روزہ دار کا افطار کرانا:

کسی روزہ دار کو افطار کرانے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اسکے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور جسم سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کے مانند اسکو ثواب ملیگا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائیگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ایک کھجور سے کوئی افطار کرا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے تو یہ ثواب اللہ تعالیٰ مرحمت فرما دیتے ہیں۔

روزہ کے آداب:

(روزہ کی حالت میں جن آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے)

۱) نگاہ کی حفاظت: کہ کسی بے محل جگہ پر نہ پڑے۔ ٹی وی، وی سی آر، اخباری فلمی ایڈیشن اور غیر محرم کو دیکھنے سے اجتناب ضروری ہے

۲) زبان کی حفاظت: جھوٹ، چغلخوری، غیبت، بد گوئی، لغو بکواس، بد کلامی، تمسخر، جھگڑا اور فحش گفتگو سے اجتناب کریں۔ ہو سکے تو تلاوت قرآن، ذکر اللہ اور درود شریف سے زبان کو تر رکھیں یا کم از کم خاموشی بہتر ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

السکوت سلامة

خاموشی میں سلامتی ہے

۳) کان کی حفاظت: کسی کی غیبت سننے اور گانے قوالی سننے سے پرہیز کریں کیونکہ ہر وہ کام جس کا کرنا گناہ ہے اسکا سننا بھی گناہ ہے۔

۴) تمام اعضاء بدن کی حفاظت کریں کہ کسی غیر جگہ پر استعمال نہ ہوں۔ روزہ میں دل بہلانے کیلئے تاش کھیلنے سے بھی اجتناب کریں۔

۵) اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس روزہ کو قبول فرمائیں۔ کہیں کوئی ایسا کام نہ سرزد ہو جائے جس کے سبب روزہ جیسی اہم عبادت ناقابل قبول ہو جائے۔

شب قدر:

رمضان المبارک تو سارے کا سارا ہی قیمتی ہے بلکہ ایک ایک گھڑی قیمتی ہے۔ مگر اسکا اخیر عشرہ بہت زیادہ قیمتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں جسکا مفہوم ہے کہ آپ ﷺ رمضان کی آخری راتوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں مسلسل جاگتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے تھے۔اسی آخری عشرہ میں شب قدر بھی ہے۔کہ ایک رات کا ثواب ہزار مہینوں میں کی ہوئی عبادت سے افضل ہے اور ہزار مہینوں کی ۸۲ سال ۴ ماہ بنتے ہیں۔ پھر یہ کہ اس سے بھی افضل کتنی بہتر اللہ ہی جانے۔ شب قدر مسلمانوں کے لیے بڑی نعمت ہے ۔ایک رات جاگ کر عبادت کرلیں اور ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ثواب پائیں۔اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے۔اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص شب قدر سے محروم ہوگیا (گویا) وہ پوری بھلائی سے محروم ہوگیا اور شب قدر سے وہی محروم ہوتا ہے جو کامل محروم ہو (ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا، یا رسول اللہ ﷺ اگر شب قدر کو پاؤں تو کیا دعا کروں؟ آپ نے فرمایا: یہ دعا،

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنیّ

اے اللہ اس میں شک نہیں کہ آپ معاف کرنے والے اور معافی کو پسند کرتے ہیں (اے اللہ) مجھے معاف فرما۔

اعتکاف:

رمضان المبارک کی بیسویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے مَرد ایسی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے داخل ہوجائے جس مسجد میں (کم از کم) پنجگانہ جماعت کا اہتمام ہو جبکہ عورت اپنے گھر کے کونے میں یا اگر مکان میں کوئی نماز پڑھنے کی جگہ مقرر کی ہوئی ہو داخل ہوجائے اور عید کے چاند نظر آنے تک وہیں رہے۔ ضرورت ناصہ کے بغیر اس جگہ سے باہر نہ نکلے۔ بستی یا شہر میں کم از کم ایک آدمی ضرور اعتکاف بیٹھے۔ حضور ﷺ کی زندگی میں ہمیشگی کا معمول تھا۔ سب سے بڑھ کر اسکا فائدہ یہ ہے کہ معتکف کو شب قدر ضرور مل جانے کی توقع ہے۔

دعاء:

دوسری عبادتوں کی طرح دعاء بھی ایک عبادت ہے بلکہ آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق دعاء عبادت کا مغز ہے اور فرمایا جو شخص اللہ سے سوال (دعاء) نہیں کرتا اللہ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا تمہارا رب شرم کرنے والا کریم ہے جب بندہ دعاء کرنے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو خالی واپس کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔ پھر یہ کہ حضور ﷺ نے فرمایا روزہ دار کی دعاء جب افطار کرتا ہے ایسی ہے کہ ردّ نہیں ہوتی اس پورے ماہ میں خصوصاً افطار کے وقت خوب دعاء کرنے کا معمول رکھیں۔ سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اہل و عیال کو افطاری کے وقت اکٹھا کرلیتے تھے اور دعاء کرتے تھے۔

ہم سب کے سب گناہ گار اور محتاج ہیں جتنا ہوسکے اپنے لیئے اہل و عیال رشتہ داروں اور دوستوں کے لئے خیرو

(بقیہ ص ۵۱ پر دیکھیں)

© rasailojaraid.com